باب۔ ۳۱

ذبیحہ و شکار

قرآن: **فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ۔**

پس اس [ذبیحہ] سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو [یعنی بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا ہو]، اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو، (الانعام:۱۱۸)۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

صرف اللہ نے تم پر مُردار، خون اور سور کے گوشت کو، اور اس کو جو غیر اللہ کے نام پر جھٹکا کیا گیا ہو، حرام کیا ہے، پھر وہ جو مجبور و ناچار ہو، خود طالب نہ ہو، اور ضرورت سے زیادہ نہ کھائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ غفورٌ رحیم ہے، (البقرۃ:۱۷۳)۔

أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ۔

تمھارے لیے وہ جانور حلال ہیں جن کے کھانے کی اجازت دی گئی ہے، مگر وہ جانور تمھارے لیے جائز نہیں جن کی ممانعت کا حکم تم کو سنا دیا گیا ہو اور تم احرام کی حالت میں ہو، (المائدہ:۱)۔

حدیث: میں نے رسول اکرمؐ سے معراض (یعنی تیر) سے شکار کرنے سے متعلق دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا، "جانور اگر تیر کی دھار سے زخمی ہو جائے تو اُس کو کھالے۔ اور اگر اس کا ڈنڈا لگ جائے تو یہ موقوذہ (یعنی لکڑی سے ہلاک کردہ) کے حکم میں ہے (لہٰذا نہ کھایا جائے)"۔ اس کے بعد میں نے کتے سے شکار سے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا، "کتے کا پکڑنا اس کا ذبح کرنا ہے۔ لہٰذا کتا اگر اپنے لیے چھوڑے تو کھالے۔ البتہ پہنچنے پر اپنے کتے کے علاوہ کسی اور کتے کو بھی دیکھ لے تو پھر اسے مردہ سمجھے اور نہ کھائے"۔ اس لیے کہ تم اپنے کتے کو جب شکار کے لیے چھوڑتے ہو تو پہلے "بسم اللہ" پڑھ لیتے ہو۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۱۰۳ تا ۵۱۰۵)۔

Sadiqui Publications

میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اہل کتاب کے ملک میں رہتا ہوں۔ کیا ہم ان کے برتنوں میں کھاسکتے ہیں؟ اور میں شکار کی زمین میں رہتا ہوں، کیا تیر کمان استعمال کر سکتا ہوں؟ اس کے علاوہ شکار کے لیے سکھائے اور بغیر سکھائے کتے بھی استعمال کر سکتا ہوں۔ میرے لیے کون سی چیز بہتر ہے؟ آنحضرتؐ نے برتنوں سے متعلق فرمایا، "اگر تمھارے پاس اور بھی برتن ہوں تو اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ اور اگر نہیں ہیں تو پھر برتنوں کو دھولو"۔ شکار کے بارے میں فرمایا، "شکار تیر سے کرو یا سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے، شکار سے پہلے "بسم اللہ" پڑھ لو۔ البتہ بغیر سکھائے کتے کے شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے تب ہی کھاؤ۔ راوی: ابو ثعلبہ خشنیؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۱۰۶)۔

نبی اکرمؐ نے کنکریاں پھینک کر شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ کیوں کہ اس سے جانور صرف زخمی ہوتا ہے، باقاعدہ شکار نہیں ہوسکتا۔ میں نے ایک شخص کو ایسا کرتا دیکھا تو اسے یہ حدیث سنا کر منع کیا لیکن وہ نہیں مانا۔ لہٰذا میں نے اس سے کہا کہ میں تم سے آئندہ بات نہیں کروں گا۔ راوی: عبداللہ بن مغفلؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۱۰۷)۔

میری خالہ امّ حفید نے آنحضورؐ کو گھی، پنیر اور سوسمار (گوہ) ہدیہ کے بہ طور بھیجا۔ آپؐ نے عورتوں کو بلایا اور دستر خوان لگوا کر انھیں کھانے کا حکم فرمایا۔ اُن لوگوں نے اسے کھایا۔ آنحضرتؐ نے (سوسمار کو) مکروہ سمجھتے ہوئے خود نہیں کھایا۔ اگر وہ حرام ہوتا تو نہ حضورؐ ان کے کھانے کا حکم فرماتے اور نہ ہی وہ خواتین کھاتیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۰۲۰)۔

جب خیبر فتح ہوا تو شام کو لوگوں نے گدھوں کا گوشت پکایا۔ جب یہ بات آنحضرتؐ کے علم میں آئی تو آپؐ نے حکم فرمایا کہ جو کچھ اس میں ہے اسے پھینک دو اور برتنوں کو توڑ دو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ برتنوں کے توڑ دینے سے ہمیں بہت مشکل ہو جائے گی۔ حضورؐ نے فرمایا، "اچھا انھیں اچھی طرح دھولو"۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۱۲۴)۔

ارشادِ نبیؐ ہوا کہ عید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ہے انھیں چاہیے کہ وہ دوسرا جانور ذبح کریں اور اللہ کے نام پر ذبح کریں۔ راوی: جندب بن سفیان بجلیؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۱۲۷)۔

لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمیں گوشت بہ طور تحفہ دیتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ انھوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا، "تم اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور کھاؤ۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۱۳۴)۔

Siddiqui Publications

اہم فقہی پہلو:

حلال اور حرام جانور:

- جو کچھ غذا کھائی جاتی ہے وہ بدن کا جزو بن جاتی ہے، اور اس کے اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ چونکہ بعض جانوروں میں اچھی صفات نہیں پائی جاتیں اس لیے اُن جانوروں کا گوشت کھانے میں اندیشہ رہتا ہے کہ انسان کہیں وہی بری صفات نہ اپنالے۔ لہٰذا انسان کو ان کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔
- شکاری جانور یا درندے جیسے، شیر، گیدڑ، لومڑی اور کتا وغیرہ حرام جانور ہیں۔ اسی طرح شکاری پرندے مثلاً، شکرا، باز، چیل اور کوّا حرام ہیں۔ حشرات الارض جیسے، چوہا، چھپکلی، گرگٹ، سانپ اور بچھو وغیرہ بھی حرام ہیں۔ سور ایک نجس جانور ہے اس لیے اس کا کھانا ممنوع ہے۔ پالتو گدھے اور خچر کو کھانا منع ہے۔
- چوپایوں میں اونٹ، گائے، بیل، بکرا، بکری، مینڈھا، اور دنبہ وغیرہ حلال جانور ہیں۔ جنگلی گدھے جنھیں گورخر کہتے ہیں کھائے جاسکتے ہیں۔ مرغی، بٹیر اور کبوتر وغیرہ حلال پرندے ہیں۔ پانی کے جانوروں میں مچھلی، حلال جانور ہے۔ جھینگے بھی کھائے جاسکتے ہیں مگر کچھ فقہا اسی مکروہ قرار دیتے ہیں۔

ذبیحہ:

- جانوروں کے گلے میں چند رگیں ہیں جنھیں کاٹنے کو ذبح کرنا کہتے ہیں۔ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ ایک حلقوم کہلاتی ہے، اس سے سانس آتی جاتی ہے۔ دوسری مری ہے، جس سے کھانا پینا اترتا ہے۔ ان کے علاوہ قریب ہی دورانِ خون کی دو رگیں ہوتی ہیں، اِن کو دوجین کہا جاتا ہے۔ ذبح میں حلقوم کو پوری طرح سے کاٹنا ضروری ہے۔ جب کہ باقی تین میں سے دو رگیں بھی کٹ جائیں تو یہ ذبیحہ جانور بن جاتا ہے جس کے بعد اس کے گوشت کو کھایا جاسکتا ہے۔
- جانور کو ذبح کرنے اور حلال ہونے کی چند شرطیں ہیں: (۱) کاٹنے والا عاقل و بالغ ہو جو جانور کی رگوں کو کاٹنے کی پوری سوجھ بوجھ رکھتا ہو، (۲) مسلمان ہو جو اللہ عزو جل کا نام لے کر جیسے "بسم اللہ"، "اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کرے، (۳) عیسائی یا یہودی بھی ذبح کرسکتا ہے لیکن کسی مسلمان کے سامنے تاکہ وہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لے سکے۔

- جو جانور طبعی طور سے مر جاتا ہے، یا اس کو گلا گھونٹ کر مارا جاتا ہے اس میں ایک قسم کی سَمِّیَتْ پیدا ہو جاتی ہے یعنی وہ toxic سا ہو جاتا ہے۔ اور جس جانور کو با قاعدہ ذبح کرتے ہیں اس کا خون درست طور سے بہہ جانے سے سَمِّیَت دفع ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے ذبح کو زکواۃ بھی کہتے ہیں، یعنی پاک کرنا۔
- جانور کو تیز چھری سے ذبح کرنا مستحب ہے۔ تاہم تیز دھار والے پتھر سے بھی ذبح کیا جا سکتا ہے۔ اونٹ کا خون رگوں میں نیزہ بھونک کر نکالا جاتا ہے، اسے نحر کہتے ہیں۔ اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری کو ذبح کرنا سنت ہے۔ پانی کے جانوروں کو ذبح کیے بغیر کھایا جاتا ہے کیوں کہ ان کو باقاعدہ ذبح نہیں جا سکتا۔

جانوروں کا شکار:

- کسی جانور کا سہولت سے پکڑا جانا ممکن نہیں ہوتا تو اسے شکار کر کے پکڑا جاتا ہے تاکہ اسے کھایا جا سکے۔ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا، جب تم حلال ہو جاؤ (احرام سے باہر آ جاؤ) تو شکار کر سکتے ہو۔ البتہ صرف شوق پورا کرنے کے لیے شکار کرنا درست نہیں۔
- شکار بندوق اور تیر سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے سکھائے ہوئے کتے، باز اور شکرے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ جانوروں کی تربیت دینے والوں اور شکار پر جانور کو چھوڑنے والوں کو مرسل کہتے ہیں۔ پتھر اور غلیل سے مارے جانے والے جانوروں کا کھانا حلال نہیں۔
- شکار کے حلال ہونے کی کچھ شرطیں ہیں: (۱) شکار پر تیر چھوڑیں یا بندوق کی گولی داغیں یا پھر شکاری جانور کو چھوڑیں ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا لازم ہے (۲) شکاری جانور کو مکمل طور پر شکار کے طریقے سکھانا ضروری ہیں، (۳) جانور کی تربیت کا اہم عنصر یہ ہے کہ شکار کو وہ اپنی کینچلیوں یا پنجوں سے پکڑ کر روکے رکھے، لیکن کھال، ہڈی یا گوشت خود نہ کھائے، (۴) اس کی تربیت کی طرف سے اطمینان کی صورت یہ ہے کہ مرسل جانور کو واپس بلائے تو وہ فوراً آ جائے، مزید یہ کہ اسے کم از کم تین بار شکار پر آزمایا بھی جائے، (۵) شکار ہونے والا جانور اپنی نظروں سے کبھی اوجھل نہ ہو، اس لیے کہ اس بات کا یقین ہونا ضروری ہے کہ اُسے کسی اور نے نہیں مارا، (۶) شکار ہو جانے والے جانور کو فوراً ذبح کر کے اس کا مکمل خون بہانا چاہیے۔